پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں اقلیتوں کے تحفظِ حقوق کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of the protection of the rights of minorities in the Manifesto of Pakistani Religious Political Parties

محمد اعجاز[1]

ڈاکٹر محمد کریم خان[2]

Abstract

The constitution of Pakistan guarantees equal rights to minorities. The charter of Madina (Misaq e Madina) - the constitution of first Islamic state also provides a detail of the minority rights. Following these precedents political religious parties of Pakistan also include provisions about minority rights in the manifestos of their parties. On the other hand international media and some civil society organizations criticize the political religious parties for their point of view about the minority rights in Pakistan. This research article will provide an analytical study of the

1۔ پی ایچ ڈی اسکالر، ایمپریل کالج آف بزنس اسٹڈیز، لاہور

2۔ اسٹنٹ پروفیسر، ایمپریل کالج آف بزنس اسٹڈیز، لاہور

real stance of political religious parties of Pakistan about rights of minorities in the light of their manifestos.

Keywords: Politics, ReligiousParties, Manifesto, Minorties,Rights

تعارف(Introduction to the Topic)

آئین پاکستان اقلیتوں کے مساوی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ چارٹر آف مدینہ (میثاق مدینہ) پہلی اسلامی ریاست کا آئین بھی اقلیتوں کے حقوق کی تفصیل فراہم کرتا ہے۔ ان نظیروں کی پیروی کرتے ہوئے پاکستان کی سیاسی مذہبی جماعتوں نے بھی اپنی جماعتوں کے منشور میں اقلیتی حقوق کے بارے میں دفعات شامل کیں۔ دوسری طرف بین الاقوامی میڈیا اور کچھ سول سوسائٹی کی تنظیمیں پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں اپنے نقطہ نظر پر سیاسی مذہبی جماعتوں کو تنقید کا نشانہ بناتی ہیں۔ یہ تحقیقی مضمون ان کے منشور کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں پاکستان کی سیاسی مذہبی جماعتوں کے اصل موقف کا تجزیاتی مطالعہ کرے گا۔

اقلیت کی تعریف: اقلیت کا معنی کم تعداد قوم، قلیل التعداد گروہ، فرقہ قلیل "یعنی وہ قوم جو تعداد میں تھوڑی ہو ۔اصطلاح میں کسی ریاست کے وہ عوام جن کو سیاسی غلبہ حاصل نہ ہو۔ ملک میں ریاستی آئین کے مطابق زندگی گزارنے کے پابند ہوں۔ اس ملک کے قانونی شہری بھی ہوں۔[3]

موضوع کی ضرورت واہمیت:Need of the Topic and Importance

اقلیتوں کے حقوق کسی بھی ریاست کے آئین کا اہم ترین جزو ہیں۔ اسلامی ریاست میں اس کی خاص اہمیت ہوتی ہے۔ اسلامی ریاست مدینہ منورہ کے منشور یعنی میثاق مدینہ میں بھی اقلیتوں کے حقوق کا تذکرہ ہے۔ مدینہ میں رہتے ہوئے اقلیتوں (یہودیوں) کو آزادی ہو گی۔[4] پاکستان کے منشور میں بھی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے جس کی وجہ سے پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتوں نے بھی اپنے منشور میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ پر

3- فیروزالدین، فیروزاللغات، لاہور، فیروز سنز لیمیٹڈ، ۲۰۰۳، ص ۱۰۵

4- ڈاکٹر، حمیداللہ، سیاسی وثیقہ جات مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور اپریل ۱۹۷۰، ص: ۳۹

خاص توجہ دی ہے۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کا پاکستان میں اہم کردار ہے اس لیے پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق بارے ان کا مؤقف اور ان کی ترجیحات کا جائزہ ان کے منشور سے ہی مل سکتا ہے۔ لہذا پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں دیکھنا بہت اہم ہو گا۔

موضوع کی غرض وغائیت:

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جس پہ پوری دنیا کی نظر ہے اس لیے اس کے آئین میں اقلیتوں کے حقوق کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ تمام ممالک میں اقلیتوں کے مسائل کے حل کے لیے عالمی سطح پر آواز اٹھائی جاتی ہے۔ مسلم اکثریتی ممالک بالخصوص جہاں مذہبی جماعتیں موجود ہیں ان ممالک کے منشور اور وہاں کی مذہبی جماعتوں کے منشور کے حوالے سے تنقید ہوتی رہتی ہے۔ پاکستان میں مذہبی جماعتوں کو سیاسی منشور بنانے کی اجازت ہے۔ مذہبی جماعتیں اغیار کی نظر میں انتہا پسند سمجھی جاتیں ہیں۔ اس آرٹیکل میں مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے دفعات کا ذکر کیا ہے۔ تاکہ عالمی سطح پر پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتوں کی رواداری کو اجاگر کیا جاسکے۔

سبب اختیار موضوع (Justification)

پاکستان میں مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کا جائزہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ عصر حاضر میں اسلام اور مذہبی جماعتوں پر تنقید کی یلغار ہے۔ مذہبی جماعتوں کا کردار بھی مختلف جہات سے بالخصوص سیاسی لحاظ سے زیر بحث ہے۔ ۱۹۲۴ء میں خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد مذہبی جماعتوں کا کردار اہم رہا ہے۔[5] اس موضوع کا مقصد مذہبی سیاسی جماعتوں کے اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے کردار کو واضح کرنا ہے۔ تاکہ ان جماعتوں کے اس کردار کو پوری دنیا میں اجاگر کیا جائے۔ اور ان کے منشور میں جو اقلیتوں کے حقوق میں کوئی سقم موجود ہے تو ان کا عصر حاضر کی موجود مذہبی جماعتوں کے منشور اور آئندہ بننے والی جماعتوں کے منشور کا ازالہ کیا جاسکے۔

5- ڈاکٹر، محمد عزیر، ،دولت عثمانیہ، ج، 1 دارالمصنفین، شبلی اکیڈمی، شبلی روڈ، اعظم گڑھ، ہند، ص، ۳

منہج تحقیق(Research Methodology)

تحقیق کے لیے بیانیہ،استدلالی وتقابلی طرز اختیار کیا ہے۔

پاکستان میں مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں اقلیتوں کے حقوق پہ ہونے والے علمی کام کا جائزہ (Review of Literature)

پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں اقلیتوں کے حقوق کو تحریراواضح کرنے کی بہت کم کوشش کی گئی ہے۔ جبکہ مذہبی سیاسی جماعتوں کے کردار پہ تنقیدی کام نسبتا کافی ہے۔ذیل میں اس علمی کاوش کا جائزہ پیش کیا جارہاہے۔

مقالہ:

پاکستان میں انسانی حقوق کا تحفظ:

اس مقالہ میں پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی وضاحت کرتے ہوئے پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں ان کے حقوق کو مختصرا بیان کرتے ہیں۔[6]

آرٹیکلز:

(1) Islamic Radicalism and minorities in Pakistan

مصنف نے پاکستان میں مسلمان کی دینی وابستگی اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ پہ تفصیلااور تجزیاتی انداز میں آرٹیکل لکھاہے۔ پاکستان میں تمام اقلیتوں کے تناسب کا چارٹ بھی دیاہے تاکہ ان پہ خرچ ہونے والے وسائل کا اندازہ ہوسکے اور اقلیتی آبادی کے مسائل کو اجاگر کیا جاسکے۔[7]

(2) Islam and Politics in Pakistan

6۔ احسن، محمد عثمان، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، ایمریل کالج آف بزنس، لاہور، ۲۰۱۷

7۔ رائس، رسل بخش، WWW.refworld.org,Dated,15-10-2020

مصنف نے اس آرٹیکل میں پاکستان میں اسلام اور سیاسی شخصیات کا ذکر کرتے ہوئے مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین کی سیاسی جدوجہد پہ تبصرہ کیا ہے[8]۔

(3)اسلام میں رواداری:

آرٹیکل میں مصنف نے نبی اکرم ﷺ کی مثالوں سے غیر مسلموں کے ساتھ رواداری کو احسن انداز میں بیان کیا ہے۔ ساتھ ہی ضلع قصور میں مسیح جوڑے کو زندہ جلا دینے پر ماورائے عدالت قتل کی سخت مذمت بھی کی ہے۔[9]

کتب:

1۔اسلامی ریاست

مولانا مودودی اقلیتوں کے حوالے سے اپنی کتاب اسلامی ریاست کے صفحہ نمبر ۳۴۷ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ذمیوں کی دو اقسام ہیں:

- پہلی قسم جو اسلامی حکومت کا ذمہ قبول کرتے وقت کوئی معاہدہ کریں۔
- دوسرے وہ جو بغیر کسی معاہدہ کے ذمہ میں داخل ہوں۔

پہلی قسم کے ذمیوں کے ساتھ تو وہی معاملہ کیا جائے گا جو معاہدہ میں ہوا ہے اور دوسری قسم کے ذمی، تو ان کا ذمی ہونا ہی اس بات کو مستلزم ہے کہ ہم ان کی جان اور مال اور آبرو کی حفاظت کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے حقوق وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہوں گے۔ ان کے خون کی قیمت وہی ہو گی ان کی عبادت گاہیں محفوظ رہیں گی۔ ان کو مذہبی تعلیم کا انتظام کرنے کا حق دیا جائے گا اور اسلامی تعلیم پر جبراً ان پر نہیں ٹھونسی جائے گی۔ مولانا مودودی اقلیتوں کے پرسنل لا کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

8۔ Bajoria, Jayshree, COUNCIL on FOREIGN RELATION,April,2011

9- حافظ، محمد ادریس، روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۲۱ نومبر ۲۰۱۴

جہاں تک ذمیوں کے پرسنل لا کا تعلق ہے وہ ان کی مذہبی آزادی کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس لیے اسلامی حکومت ان کے قوانین کو جو ملکی قانون (law of the land) سے نہ ٹکراتے ہوں، ان پر جاری کرے گی اور صرف ان امور میں ان کے پرسنل لاء کے نفاذ کو برداشت نہ کرے گی جن میں ان کا برا اثر دوسروں پر پڑتا ہو۔ مثال کے طور پر سودی لین دین کی اجازت نہ ہو گی۔[10]

2۔ مولانا امین احسن اصلاحی اپنی کتاب اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے حقوق کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

> اسلامی قانون نے معاہد اہل ذمہ اور مفتوح اہل ذمہ (اہل عنوۃ) میں جس نوعیت کا فرق کیا ہے اور جس بنا پر کیا ہے اس کو میں نے، جس حد تک غیر مسلموں سے متعلق مسائل سمجھنے میں اسے ضروری سمجھا تھا واضح کر دیا ہے اس کو پیشِ نظر رکھ کر اب اس سوال پر غور کریں۔ پاکستان کے غیر مسلموں کا شرعی حکم کیا ہو گا؟ ان کی حیثیت معاہد اھل ذمہ کی ہو گی یا ان کو مفتوح اہل ذمہ کے حکم میں رکھا جائے گا؟ اس سوال کا جواب متعین ہو جانے کے بعد ان کے حقوق اور ان کی ذمہ داریوں کا فیصلہ کرنا؟ نہایت آسان ہو جائے گا۔
>
> میرا خیال ہے کہ اس حقیقت سے شاید ہی کوئی انکار کر سکے کہ پاکستان کے غیر مسلموں کو مفتوح اہل ذمہ قرار دینے کے لیے کوئی معمولی سی وجہ بھی موجود نہیں ہے۔ نہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کوئی جنگ کی ہے اور نہ حکومت پاکستان کے حصہ میں آئے ہیں اور اس تقسیم کے متعلق ہر شخص جانتا ہے کہ یہ تقسیم دونوں قوموں کے ذمہ دار لیڈروں کے باہمی راضی نامہ سے ہوئی ہے، نہ کہ کسی جنگی فتح و تسخیر کے ذریعہ سے۔ اس وجہ سے تنہا یہی بات کرنی چاہیے کہ یہ غیر مسلم ایک باہمی راضی نامہ کے تحت ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں۔

اس کے لیے کافی ہے کہ ان کو مفتوح و مغلوب رعایا کے زمرہ میں نہ رکھا جائے۔ بلکہ معاہد اہل ذمہ کے زمرہ میں رکھا جائے، لیکن یہاں یہی ایک وجہ نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی وجوہ ہیں جو ان کے معاملہ میں قابل لحاظ ہیں اور جن کی بنا پر ان کا معاہد ہونا بالکل متعین اور طے ہو جاتا ہے۔

پھر اس کے بعد قانونی طور پر پاکستان میں ان کے تحفظ کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

10- مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، اسلامک پبلی کیشنز: ۱۳۔اے، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور جنوری ۱۹۶۷، صفحہ ۵۴۸

پاکستان میں غیر مسلموں کو خراج سے بری قرار دیتے ہیں۔ جذیہ اور ٹیکس میں بھی مشروط چھوٹ دیتے ہیں[11]

مولانا مودودی اقلیتوں کے حقوق کے متعلق لکھتے ہیں۔

امصار مسلمین میں ذمیوں کے جو معبد پہلے سے موجود ہوں ان سے تعرض نہیں کیا جاسکتا۔ اگر وہ ٹوٹ جائیں تو انہیں اسی جگہ دوبارہ بنالینے کا حق ہے۔ لیکن نئے معبد بنانے کا حق نہیں۔ اسی طرح جو مقامات امصار مسلمین نہیں ہیں ان میں ذمیوں کو نئے معبد بنانے کی بھی عام اجازت ہے۔ اسی طرح جو مقامات ''مصر'' نہ رہے ہوں، یعنی امام نے ان کو ترک کر کے اقامت جمعہ واعیاد اور اقامت حدود کا سلسلہ بند کر دیا ہو ان میں بھی نئے معابد کی تعمیر اور اظہار شعائر کفر جائز ہے۔[12]

مولانا مودودی نے تفہیم القران میں مختلف جگہوں پہ اقلیتوں کے حقوق کی وضاحت کی ہے۔ فقہی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ سیرت رسول ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور کے حوالہ جات ہیں۔

رسائل:

ماہنامہ ترجمان القرآن۔ ہفت روزہ ایشیا

جماعت اسلامی پاکستان کے قائدین ان رسائل میں پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق پہ لکھتے رہتے ہیں۔

برطانوی پرنس چارلس کے اپنی اہلیہ کے ساتھ پاکستان کے دورے پہ آنے پر گورنر ہاوس میں ۲ ستمبر ۲۰۰۶ میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام مذاہب کے مندوبین نے اپنے مقالہ جات پیش کیے۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے اس میں شرکت کی اقلیتوں کے حقوق پر قرآن وسنت سے مزین مقالہ جات پیش کیے۔[13]

اس کے علاوہ پاکستان کے رسائل، جرائد اور اخبارات میں اقلیتوں کے تحفظ حقوق پر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

11- اصلاحی، امین احسن، مولانا، دار التذکیر رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور سن ۲۰۰۶ صفحہ ۲۲۲

12- مودودی، سید، ابوالاعلی، ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور سن ۲۰۱۴، ص: ۲۸۴

13- ماہانامہ محدث، حسن مدنی، اکتوبر ۲۰۰۶ جلد: ۳۸

اقلیتوں کے حقوق اور عالمی منشور:

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنی ریزولیوشن نمبر A(III)۔۲۱۷، ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ کو اپنا منشور منظور کیا۔ دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد تمام بنی نوع انسان کے فطری وقار، مساوی اور قابل تعریف حقوق پر قائم ہے۔ ہر انسان کو آزادی فکر، آزادی ضمیر، آزادی مذہب کا پورا حق ہے اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے، پبلک یا نجی طور پر تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل کر عقیدے کی تبلیغ عمل، عبادات اور مذہبی رسوم پوری کرنے کی آزادی ہے۔[14]

اقلیتوں کے حقوق اور اسلامی منشور:

مکہ میں مسلمان کمزور تھے وہاں کفر کا غلبہ تھا۔ لیکن ہجرت مدینہ کے بعد اللہ تعالی نے مدینہ منورہ کی صورت میں ایک آزاد اسلوبی معاشرہ عطا کر دیا اسلامی حکومت کا آغاز ہوا جس میں مسلمان اپنی آزادی اور اختیار سے جن چیزوں کو چاہے راسخ کریں۔ ان کی تنقید کریں۔ انہیں فروغ دیں۔ اور جن چیزوں کو چاہیں روکیں۔

جب مسلمانوں کو اسلامی طرز زندگی گزارنے کا مکمل اختیار مل گیا تو اللہ پاک نے محمد ﷺ کو اپنا منشور بیان کرنے کے لیے فرمایا جس میں اسلامی ریاست کی ترجیحات متعین فرمادیں۔

(الذین ان مکنھم فی الارض اقاموالصلوة واتو الزکوة وامرو بالمعروف ونھو عن المنکر)[15] وہ لوگ جنہیں اگر ہم زمین میں تمکن (غلبہ) عطا فرمادیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوۃ ادا کریں گے نیکیوں کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے۔

سید مودودی نماز و زکوۃ کے قائم کرنے سے مراد نظام صلوۃ اور نظام زکوۃ لیتے ہیں۔[16]

اسی طرح اللہ پاک نے اقلیتوں کے حقوق کے متعلق پہلے ہی فرمادیا تھا۔ لکم دینکم ولی دین[17]

14- زاہد الراشدی، اقوام متحدہ کا منشور اور اسلامی، نقطہ نظر، مجلہ، روزنامہ آملا لاہور، ۲۰ دسمبر ۲۰۱۷، عالمی منشور صفحہ: ۱۱)

15- الحج ۲۲:۱۴

16- مودودی، ابوالاعلی، سید، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن اردو بازار لاہور، ج، سوم، ص، ۲۳۴

آپ ﷺ نے مدینہ میں سب سے پہلے اللہ پاک کے حقوق کی ادائیگی کے لیے مسجد کی بنیاد رکھی۔ پھر آپ ﷺ نے حقوق انسانیت کے لیے مدینہ کے باشندوں سے معاہدہ کیا جو میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کی اہم دفعہ نمبر ۱۲: فریق میں سے کوئی فرد یا جماعت دوسرے فریق کی حق تلفی گوارہ نہ کرے گی بلکہ ایک دوسرے گروہ کے مظلوم کی حمایت کرنا اس کا فرض ہوگا، فرمادی تھی۔[18]

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پہ تمام انسانیت کے حقوق بیان کر کے اسلام کو امتیازی حیثیت دلا دی۔

۲۔ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو۔ کسی عربی کو عجمی پر کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت نہیں۔

۳۔ اللہ پاک کے سامنے جوابدہی کی وجہ سے دنیا سے ایسے جاؤ کہ کسی کا بوجھ تمہاری گردنوں پر نہ ہو۔

۴۔ تمہارے خون، مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ہمیشہ حرام ہیں۔

۵۔ کسی کی امانت پاس رکھی ہو تو وہ اس کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت واپس کر دے۔

۶۔ اللہ پاک نے حق دار کا حق بتادیا ہے اب کوئی اس کے حق کو ضائع نہ کرے۔ حرام کاری کی سزا پتھر ہوگی۔

۷۔ قرض کو واپس کرنا ہوگا۔ ادھار لی ہوئی چیزیں واپس کرنی ہوں گیں اور ضامن کو تاوان ادا کرنا ہوگا۔ کسی کی رضا و مرضی کے بغیر اس کا مال لینا اور آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی حرام ہے۔ اللہ پاک کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھا جائے گا۔[19]

اسی طرح ایک اور جگہ پہ آپ ﷺ نے اقلیتوں کے حقوق کے متعلق فرمایا: من ظلم معاهداً او انتنصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه شيئا بغير طيب نفس فانا حجيه يوم القيمة[20] "خبردار! جس کسی نے کسی معاہد (اقلیتی فرد) پر ظلم کیا یا اس کا حق غصب کیا یا اس کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف دی یا اس کی رضا کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو بروز قیامت میں اس کی طرف سے (مسلمان کے خلاف) جھگڑوں گا۔

17- الکافرون ۱۰۹: ۶

18- ڈاکٹر، حمید اللہ، سیاسی وثیقہ جات مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور اپریل ۱۹۷۰، ص: ۳۹

19۔ غازی، محمود احمد، محاضرات سیرت، ص ۱۲

20- ابوداؤد، السنن، کتاب الخراج، باب فی تعیر: ۳: ۱۷۰، ص: ۳۰۵۲

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں لشکرِ اسلام کو یہ ہدایات دیں۔

''میں تمہیں اللہ عز و جل سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو جن لوگوں نے خدا کو ماننے سے انکار کر دیا ہے ان سے جنگ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے دین کی نصرت کرے گا۔ آبادیاں ویران نہ کی جائیں۔ بد عہدی سے ہر حال احتراز کیا جائے۔ جو لوگ اطاعت کریں ان کی جان و مال کا وہی احترام کیا جائے جو مسلمانوں کی جان و مال کا ہے۔[21]

اسی طرح محدث ابن شباب زہری فرماتے ہیں:

بے شک ابو بکر، عمر اور عثمانؓ کے دور میں ذمی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر تھی[22]

حضرت علی کا قول ہے:

جو غیر مسلم ہماری ذمہ داری میں ہے اس کا خون ہمارے خون جیسا ہے اور اس کی دیت بھی ہماری دیت یعنی مسلمانوں کی دیت کے برابر ہے۔[23]

ان باتوں سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے ہاں اقلیتوں کے حقوق کی اہمیت بہت زیادہ تھی۔ ان کے بعض حقوق اسلام میں مسلمانوں کی طرح ہیں۔

امام ابو یوسف اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''کتاب الخراج'' میں لکھتے ہیں کہ:

عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں تعزیرات اور دیوانی قانون دونوں میں مسلمان اور غیر مسلم اقلیت کا درجہ مساوی رہا۔[24]

-21 مودودی، ابو الاعلیٰ، الجہاد فی الاسلام ادارہ ترجمان القرآن، اردو بازار لاہور سن: جون ۲۰۰۱، ص: ۲۳۵

-22 شیبانی۔ الحجۃ: جلد ۴، ص ۳۵۱

-23 بیہقی، السنن الکبری، جلد ۸، ص ۳۴

-24 ابو یوسف، کتاب الخراج: ۱۸۷

اسی طرح طبقات ابن سعد میں ہے کہ :

شریعت کی یہ حکمت ہے کہ غیر مسلموں کو ان کے مذہب و مسلک پر برقرار رہنے کی پوری آزادی ہوگی۔اسلامی مملکت ان کے عقیدہ وعبادت سے تعرض نہ کرے گی۔[25]

ابو بکر الجصاص احکام القرآن میں رقمطراز ہیں کہ :

اللہ تعالی نے اقلیتوں اور مسلمانوں کے درمیان سود کی ممانعت کو برابر قرار دیا ہے۔[26]

اس میں یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ وہ احکامات جو اقلیتوں کی مذہبی کتب میں ہوں ان پر پابندی کرانا اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہو گی۔سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ :

نبی اکرم ﷺ کے پاس یہودی عورت و مرد جنھوں نے زنا کیا تھا۔لائے گئے نبوت کے بعد آپ ﷺ نے ان کی کتاب میں زانی کی سزا پوچھی جس کو انہوں نے چھپانے کی کوشش کی مگر آپ ﷺ کو حضرت عبداللہ بن سلام کے ذریعے صحیح فیصلہ تورات کے مطابق معلوم ہو گیا آپ ﷺ نے ان دونوں کو رجم کر دیا(ان پر حد نافذ کر دی)۔[27]

اقلیتوں کے حقوق اور آئین پاکستان

آئین پاکستان ۱۹۷۳ کی رو سے سیاسی اور مذہبی اقلیتوں کو ہر قسم کا تحفظ ہو گا تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہوں گے۔ریاست اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کی حفاظت کرے گی۔انہیں وفاقی اور صوبائی ملازمتوں میں مناسب نمائندگی دی جائے گی۔صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کو نمائندگی دینے کے لیے اضافی نشستیں بھی مخصوص کی گئی ہیں۔آئین میں وہ تمام ضمانتیں موجود ہیں جو ایک جمہوری ملک میں اقلیتوں کے حقوق اور مفادات کے تحفظ میں دی جاسکتی ہیں۔[28]

25- ابن سعد،الطبعات الکبری، جلد ۲۲۸،۱۔۳۵۸

26- جصاص،ابو بکر،احکام القرآن:۸۹

27- صحیح بخاری ۷۳۳۲، عبد اللہ بن عمر ،امرب‌هما فرجما قریباً من حیث توضح الجنائزعند المسجد)

28- قومی اسمبلی پاکستان،اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور،۷ جنوری ۰ ۔ص:۷

اقلیتوں کے حقوق اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور:

ا۔ جماعت اسلامی پاکستان: جماعت اسلامی اقلیتوں کو پاکستان کی آبادی کا اہم جزو سمجھتی ہے۔ منشور میں درج ہے۔ہماری حکومت اقلیتوں کو آئین و قانون کے مطابق حقوق اور مکمل تحفظ فراہم کرے گی۔ اقلیتوں کے شخصی معاملات اوران کی مذہبی اقداراور رسوم کو ترجیح دی جائے گی۔ان کو تعلیم ،روزگار اور دیگر شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت اور احترام کا خصوصی خیال کیا جائے گا۔ان کے ساتھ غیر منصفانہ اور غیر مناسب سلوک کا ازالہ کیا جائے گا۔ اقلیتوں کے ووٹ ڈالنے اور نمائندے چننے کا آسان اور مؤثر طریقہ وضع کیا جائے گا۔

ب۔ جمعیت علمائے پاکستان: اقلیتوں کے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں دی جائے گی۔انہیں اپنے مذہب کے مطابق عمل کی آزادی ہو گی۔البتہ کسی اسلامی اصول کے خلاف تبلیغ واشاعت کی اجازت نہ ہو گی۔[29]

ج۔ جمعیت علمائے اسلام پاکستان: پاکستان کی موجودہ غیر مسلم اقلیت کو اسلام کی طرف سے عطا کردہ مذہبی آزادی، شہری حقوق اور حصول انصاف کے مواقع بلا امتیاز اور یکساں طور پر حاصل رہیں گے۔[30]

د۔ جمعیت اہلحدیث پاکستان: اقلیتوں کو اسلام کے عطا کردہ جملہ شہری سماجی وسیاسی حقوق دیئے جائیں گے۔[31]

س۔ تحریک جعفریہ پاکستان: تحریک جعفریہ پاکستان کے منشور میں یہ شق شامل ہے کہ ہر شخص کو اپنے ضمیر کے مطابق عقیدہ اور مذہب کے اختیار کی آزادی ہو گی۔[32]

ش۔ عوامی تحریک پاکستان:

29- محمد عثمان، پروفیسر، پاکستان کی سیاسی جماعتیں، لاہور، سنگ میں پبلی کیشنز، س،ن، ص۵۵۷

30- منشور اکل پاکستان، مرکزی جمعیت علماء اسلام و نظام اسلام، کراچی انور حیہ س،ن، ص۱۹

31- بخاری، تنویر، پاستان میں سیاسی جماعتیں اور پریشر گروپ، ایور بک نیو بک پیلس، س،ن، ص،۸۷

32- محمد عثمان، پروفیسر، پاکستان کی سیاسی جماعتیں، لاہو، سنگ میل پبلی کیشنز، س،ن، ص،۸۷)

عوامی تحریک پاکستان کے منشور میں ہے کہ یہ تحریک ایسے معاشرے کی خواں ہے جہاں انسانی حقوق اور ان کی سیاسی، مذہبی، ثقافتی اور سماجی آزادیوں کا پورا پورا احترام اور تحفظ ہو۔[33]

اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ میں پاکستانی منشور اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور کا موازنہ

پاکستانی منشور اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور کا تقابل و موازنہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دونوں منشوروں میں اقلیتوں کے حقوق کو اہمیت دی گئی ہے۔ لیکن پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں جہاں اقلیتوں کو آزادی دی گئی ہے وہاں اقلیتوں کو اسلام کے خلاف ہر زہ رسائی سے روکا بھی گیا ہے یہ آزادی حقوق مذہبی رواداری کی عکاسی ہے۔ اقلیتوں کو بھی چاہیے وہ پاکستان میں اپنے طرف سے ایسے اقدام نہ اٹھائیں جن سے اسلام یا پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت میں فرق آتا ہو۔ معاشرتی بدامنی پیدا ہوتی ہو۔ بے حیائی فروغ پاتی ہو یا انسانی اقدار پامال ہوتے ہوں اور ملکی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوتا ہو۔

بین الاقوامی معاہدات اور دستاویزات میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو ''انسانی حقوق کا عالمی منشور'' منظور کر کے اس کا اعلانِ عام کیا۔ اس تاریخی کارنامے کے بعد اسمبلی نے اپنے تمام ممبر ممالک پر زور دیا کہ وہ بھی اپنے اپنے ہاں اس کا اعلانِ عام کریں اور اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں۔ مثلاً یہ کہ اسے نمایاں مقام پر آویزاں کیا جائے اور خاص طور پر اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں اسے پڑھ کر سنایا جائے اور اس کی تفصیلات واضح کی جائیں۔ اور اس ضمن میں کسی ملک یا علاقے کی سیاسی حیثیت کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہ برتا جائے۔ اس عہد کی تکمیل کے لیے بہت ہی اہم ہے کہ ان حقوق اور آزادیوں کی نوعیت کو سب سمجھ سکیں۔ لہٰذا جنرل اسمبلی اعلان کرتی ہے کہ انسانی حقوق کا یہ عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصولِ مقصد کا مشترک معیار ہو گا تاکہ ہر فرد اور معاشرے کا ہر ادارہ اس منشور کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے

33- تحریک منہاج القرآن، پاکستان عوامی تحریک کا منشور-6-13775.8 /urdu) (www.mining, org/ 2020

تعلیم و تبلیغ کے ذریعے ان حقوق اور آزادیوں کا احترام کرے، اور انہیں قومی اور بین الاقوامی کارروائیوں کے ذریعے ممبر ملکوں میں اور ان قوموں میں جو ممبر ملکوں کے ماتحت ہوں، منوانے کے لیے بتدریج کوشش کرسکے۔

اہم دفعات یہ ہیں

دفعہ نمبر ا: تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے۔ اس لیے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے۔

دفعہ نمبر ۲: ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قوم، معاشرے، دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس کے علاوہ جس علاقے سے جو شخص تعلق رکھتا ہے اس کی سیاسی کیفیت کا دائرۂ اختیار یا بین الاقوامی حیثیت کی بنا پر اس سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا، چاہے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی ہو یا غیر مختار ہو یا سیاسی اقتدار کے لحاظ سے کسی دوسری بندش کا پابند ہو۔

دفعہ نمبر ۳: ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

دفعہ نمبر ۱۶: بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت یا مذہب کی بنا پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملہ میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔[34]

نکاح فریقین کی مرضی اور آزاد رضامندی سے ہوگا۔ خاندان، معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے، اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے تحفظ کا حق دار ہے۔

34۔ اقوام متحدہ کا عالمی منشور، لجنہ صیاغۃ الاعلان العالمی لحقوق الانسان، ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸

اقوام متحدہ اور پاکستانی منشور (تجزیاتی جائزہ)

اقوام متحدہ کی طرف سے بار بار ایسے منشور کو وضع کرنے پر زور دیا جا رہا ہے جس سے پاکستان میں ناموس رسالت کے تحفظ کا قانون تبدیل کیا جائے۔ اقوام متحدہ، امریکہ، یورپیو نین اور ایمنسٹی انٹر نیشنل سمیت بہت سے عالمی ادارے اسلامی منشور کو انسانی حقوق کے منافی قرار دے کر ان کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو کہ بانی پاکستان محمد علی جناح اور علامہ اقبال کے پاکستان کے لیے بیان کردہ منشور کے سراسر خلاف ہے۔ حالانکہ اقوام متحدہ کا اصل مقصد قوموں اور ملکوں کے درمیان ہونے والے تنازعات کا حل تلاش کرنا اور جنگ کو روکنا تھا لیکن ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کا عالمگیر منشور منظور کر کے اور اس کی پابندی کو تمام ممالک و اقوام کے لیے لازمی قرار دے کر دنیا کے سیاسی اور معاشرتی نظام میں راہ نمائی اور مداخلت کو بھی اپنے دائرہ کار میں شامل کر لیا۔ اور اس کے بعد سے ممالک و اقوام کے درمیان جنگ کو روکنے کے ساتھ دنیا بھر کے ممالک کے سیاسی اور معاشرتی نظاموں کو کنٹرول کرنا بھی اقوام متحدہ کی ذمہ داری سمجھا جا رہا ہے اور اقوام متحدہ اس سلسلہ میں مسلسل کردار بھی ادا کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے بارے یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے اور اس کے تحت متفقہ طور پر یا اکثریت کے ساتھ طے ہونے والے فیصلے ''بین الاقوامی معاہدات'' کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اپنے جن فیصلوں کو دنیا پر نافذ کرنا چاہتی ہے وہ عملاً نافذ ہوتے ہیں ان کی خلاف ورزی کرنے والے ملکوں کو سزا دی جاتی ہے حتیٰ کہ خلاف ورزی کرنے والے ملکوں پر فوج کشی بھی کی جاتی ہے اور انہیں اقوام متحدہ کا فیصلہ تسلیم کرنے پر بزور مجبور کیا جاتا ہے۔ اس لیے انسانی حقوق کا منشور اور اقوام متحدہ کے دیگر فیصلے صرف ''معاہدات'' نہیں بلکہ عملاً ''بین الاقوامی قانون'' بن چکے ہیں اور خود اقوام متحدہ صرف بین الاقوامی تنظیم نہیں بلکہ عملاً ایک عالمی حکومت کا درجہ رکھتی ہے جس کے ذریعہ سلامتی کونسل یہاں ویٹو پاور رکھنے والے پانچ ممالک عملاً پوری دنیا پر حکومت کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے اس عملی کردار کو سامنے رکھنا بالخصوص عالم اسلام کے ان حلقوں کے لیے انتہائی ضروری ہے جو اسلامی نظام کے نفاذ، اسلامی معاشرہ کے قیام اور خلافت اسلامیہ کے احیاء کے لیے دنیا کے کسی بھی حصہ میں محنت کر رہے ہیں تاکہ انہیں یہ معلوم ہو کہ اس سلسلہ میں ان کا مقابلہ اصل میں کس قوت سے ہے۔ ہمارے ہاں عام

طور پر ایسی جدوجہد کرنے والے حلقے اور طبقے اس غلط فہمی کا شکار رہتے ہیں تاریخ اور سماج پر گہری نظر رکھنے والی شخصیت علامہ زاہد الراشدی وضاحت اس کی کرتے ہوئے روزنامہ اسلام میں لکھتے ہیں۔

"ہم اپنے ملک میں اپنے مقتدر حلقوں سے نفاذِ اسلام کا مطالبہ کر رہے ہیں یا ان سے نفاذِ اسلام کے لیے لڑ رہے ہیں جبکہ حقیقی صورت حال یہ نہیں ہے بلکہ دنیا کے کسی بھی حصے میں نفاذِ اسلام یا شریعت کے قوانین کی ترویج کی جدوجہد ہو اس کا سامنا اصل میں ایک بین الاقوامی نظام سے ہے اور ایک مضبوط عالمی نیٹ ورک سے ہے جو ساری دنیا میں ''انسانی حقوق کے منشور'' کے عنوان سے مغرب کا طے کردہ سیاسی اور معاشرتی نظام نافذ کرنے کے لیے پوری طرح مستعد ہے۔"[35]

مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں اقلیتوں کا تحفظ (تجزیاتی جائزہ)

مذہبی سیاسی جماعتیں پاکستان میں غلبہ اسلام اور تبلیغ اسلام کی ترویج کے لیے کوشش کر رہی ہیں۔ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ اس لیے یہ جماعتیں جمہوریت کے ذریعے اقتدار کے حصول کی خواں ہیں۔ پارٹی منشور پر اقتدار کے حصول کے بغیر کلی عمل ناممکن ہوتا ہے۔ مگر بعض دفعات منشور ایسی ہوتی ہیں جن پر بغیر اقتدار کے بھی عمل ممکن ہوتا ہے ان میں وہ حقوق ہیں جو ہر انسان پر عائد ہوتے ہیں جیسے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے ایسے ہی ایک انسان کا دوسرے انسان پر بھی حق ہے۔

مذہبی سیاسی جماعتوں نے اقلیتوں کو اپنے منشور میں انہی حقوق کا تحفظ دیا ہے جن کا تحفظ اسلام نے اقلیتوں کے حقوق کے ضمن میں دیا ہے۔ اسلام سے قبل انسانیت اپنے حقوق و فرائض سے ناآشنا تھی۔ کہیں حقوق کی بات کی جاتی تھی تو عملاً اس کا ثبوت دینے سے وہ خطہ ارضی خالی تھا۔ جب اس زمین نے اپنے سینے دین اسلام کے لیے کھولے تو انسانیت نے بھی سکھ کا سانس لیا۔ اس کو اپنے حقوق و فرائض سے آشنائی ہوئی۔

مذہبی سیاسی جماعتیں پاکستان میں غلبہ اسلام کی بات کرتی ہیں۔ پاکستان کو اسلامی ریاست بنانا چاہتی ہیں اور تمام حقوق افراد تک پہنچانے کی بات کرتے ہوئے عملی ثبوت بھی فراہم کرتی ہیں۔ پاکستان میں ان جماعتوں سے آج

35۔ زاہد الراشدی، اقوام متحدہ کا منشور اور اسلامی نقطۂ نظر، مجلہ، روزنامہ اسلام، لاہور، ۲۰ تا ۳۰ دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۸

تک اقلیتوں کے حقوق کے منافی کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔اس بات کو بھی ذہن نشین کیا جائے کہ پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتیں اس بات کو بھی پسند نہیں کرتیں اور نا ہی ان کا منشور اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اقلیتیں پاکستان اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کریں یا مسلمانوں اور ملک کی سالمیت کے خلاف کسی سازش کا حصہ بنیں۔

مذہبی سیاسی جماعتوں میں سے بعض کا نصب العین تو اسلام کی تعلیمات کو پوری دنیا میں سیاسی غلبہ دینا چاہتا ہے تاکہ اقوام عالم بھی اسلام کے ثمر اور اس کے محاسن سے مستفید ہو سکے۔کیونکہ اسلام ہی دنیا کو بڑھتی ہوئی انار کی اور بدامنی سے نجات دلا سکتا ہے۔ایک سازش کے تحت مذہبی سیاسی جماعتوں کو پاکستان میں بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس کی منصوبہ بندی ملک پاکستان سے باہر ہوتی ہے۔کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں مذہبی سیاسی جماعتیں اگر اقتدار میں آگئی تو دہشت گردی اور بدامنی بڑے گی۔اقلیتیں عدم تحفظ کا شکار ہو جائیں گیں ان کے حقوق کی ضمانت کون دے گا۔

مذہبی سیاسی جماعتوں کے کردار کی کے پی کے (صوبہ خیبر پختونخواہ) میں حکومت کے دوران واضح طور پر جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔پورے پانچ سالہ دور اقتدار ۲۰۰۲ تا ۲۰۰۷ میں پانچ جماعتی سیاسی اتحاد کی حکومت میں اقلیتیں پہلے سے زیادہ پر امن رہی ہیں۔آج بھی مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے علمبردار ہیں بعض جماعتوں نے باقاعدہ اقلیتوں کے حوالے سے ذیلی نظم بھی بنایا ہوا ہے۔پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے اس لیے پاکستان کے دستور میں باقاعدہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔

پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور دیگر غیر اسلامی ممالک میں ان کی مذہبی جماعتوں کے منشور کا تقابلی جائزہ لیا جائے۔تو پتا چلتا ہے کہ پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتیں زیادہ پر امن اور اقلیتوں کے حقوق کی محافظ ہیں۔اس امر کی دلیل یہ ہے کہ ان جماعتوں کا منشور اسلام کے بتائے ہوئے اصول و قوانین کے مطابق غیر مسلموں اور اقلیتوں کو جتنے حقوق عطا کرتا ہے باقی مذاہب اس حسن سے خالی ہیں۔اس لیے بھی کہ مسلمانوں کی کتاب ہدایت (کتاب قانون) کی تعلیمات روز اول کی طرح محفوظ ہیں۔مسلمان اس کا احترام کرتے ہیں۔اس مذہب کے بانی حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات اور سیرت اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی علامت ہے۔ پاکستانی مذہبی جماعتوں کے منشور تعلیمات قرآن مجید ہی کی روشنی میں تیار ہوئے ہیں جس میں اپنے نبی محمد ﷺ

کے اسوۂ کامل کو اپنایا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات سماوی نہیں اگر سماوی ہیں بھی تو ان کی حفاظت اور اصلیت بے یقینی ہے۔ چونکہ پوری دنیا میں یہودیت اور عیسائیت کا سیاسی غلبہ ہے اس لیے وہاں کی مذہبی جماعتوں میں ان کے مذاہب کی تعلیمات اصلی حالت میں نہیں ہیں۔ان میں تحریف ہو چکی ہے۔ اگرچہ ان ممالک کے قوانین انسانی حقوق کے ضامن ہیں ان میں کسی حد تک اقلیتوں کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے مگر عملاً وہاں کی مذہبی جماعتیں یا افراد اقلیتوں کو وہ حقوق دینے کے لیے تیار نہیں ہیں اور نہ ہی وہاں کی حکومتیں ان جملہ حقوق کی ادائیگی کے لیے اقلیتوں کے حقوق کی ضامن ہیں۔ حال ہی میں امریکہ میں نسل پرستی کا واقعہ ہوا ہے جس میں اپنی عددی اقلیت کو نسلی تعصب کی بھینٹ چڑھاتے ہوئے قتل کر دیا گیا۔

اسلام نے دنیا کی تہذیب کو تعمیری جبلت عطا کی ہے اسی وجہ سے عالمی منشور اور ملکی دساتیر میں حقوق انسانیت کو شامل کیا گیا ہے۔ ورنہ اس سے قبل انسانیت کے سیاسی منشور میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت نہ تھی پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں جہاں اقلیتوں کو آزادی دی گئی ہے وہاں اقلیتوں کو اسلام کے خلاف ہرزہ رسائی سے روکا بھی گیا ہے یہ آزادی حقوق مذہبی رواداری کی عکاسی ہے۔ اقلیتوں کو بھی چاہیے وہ پاکستان میں اپنے طرف سے ایسے اقدام نہ اٹھائیں جن سے اسلام یا پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت میں فرق آتا ہو۔ معاشرتی بدامنی پیدا ہوتی ہو۔ بے حیائی فروغ پاتی ہو یا انسانی اقدار پامال ہوتے ہوں اور ملکی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوتا ہو۔

پاکستانی مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور اس بات کی بھی اقلیتوں کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ قول، فعل یا تحریر سے کوئی ایسا قدم اٹھائیں یا ایسے اقدام کا حصہ بنیں جس میں اسلام اور انسانیت کے مسلمہ اصول کی خلاف ورزی ہو۔

اقلیتوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات اور ایک دوسرے کے بنیادی حقوق کا تحفظ بھی یقینی بنائیں۔ پاکستان میں ہندو، عیسائی، یہودی، سکھ اور دیگر دوسری اقوام تقریبا دس فیصد موجود ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کے عقائد اور مذہبی رسومات و شعائر کا خیال رکھنا ہو گا۔

مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور میں از سر نو اقلیتوں کے حقوق کا جائزہ لیتے ہوئے ترمیم و اضافے کے ساتھ صراحت و وضاحت کی مزید ضرورت ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں قومی اور بین الاقوامی حالات کا جائزہ لیتے ہوئے، مذہبی سیاسی جماعتوں کو اپنے منشور میں واضح کرنا چاہیے۔ اور اقوام عالم کو باور کروانا چاہیے کہ ان کے اقتدار میں آنے سے اقلیتوں کے تحفظ حقوق کو تقویت ملے گی۔۔ اقوام عالم کے خدشات دور ہوں گے۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کے منشور کو دیکھ کر پاکستان میں موجود اقلیتیں وہ تاثر دیں گی جو اسلام کے آغاز میں اقلیتوں نے دیا تھا انہوں نے اسلام قبول کرنے ہیں جلدی کی تھی یا پھر اسلامی حکومت کے زیر سایہ رہنے کو ترجیح دی تھی۔ اس طرح پاکستان میں موجود اقلیتیں باہر کی دراندازی کو روکنے میں معاون ثابت ہو سکیں گیں۔ اور ان جماعتوں کے بارے میں شدت پسندی کا رجحان اور عالمی پروپیگنڈا کم ہو جائے گا۔

سفارشات

ا۔ مذہبی سیاسی جماعتیں پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو اجاگر کرنے کے لیے تحریر و تقریر کے ذریعے عملی اقدامات کریں۔

ب۔ مختلف جگہوں پر پروگرام منعقد ہوں اور بین الاقوامی مذاہب میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کے سیمینار ہوں۔

ج۔ مختلف مذاہب میں مذہبی رواداری، اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ جیسے عنوانات پہ لیکچر ہوں۔

د۔ پاکستان میں اقلیتوں کے منشور کا تحفظ یہاں کی مذہبی سیاسی جماعتیں ہی کر سکتیں ہیں مقالات کے ذریعے اس احساس کو اجاگر کریں۔

ر۔ اپنے منشور کے ان حصوں کو جن میں اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ واضح کریں۔ اس کو انتخابی منشور کا حصہ بنائیں